FOR IMMEDIATE RELEASE

اے ایس-100-2007

13 مئی 2007ء

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن کی جانب سے جاری کردہ بیان

پاکستان: ایشین ہیومن رائٹس کمیشن فوجی حکومت کی پرتشدد کارروائی کی مذمت کرتا ہے جس کے نتیجے میں 30 افراد ہلاک ہوگئے

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن فوجی آمر کی جانب سے کراچی، پاکستان میں پرامن مظاہرین کے خلاف کی گئی پرتشدد کارروائی کی مذمت کرتا ہے جس کے نتیجے میں بھاری جانی نقصان ہوا۔ پاکستان میں 12 مئی کو احتجاجی مارچ کرنے والوں کے خلاف تشدد سے اس ملک میں قانونی اور انتظامی نظام کے بارے میں جس کی حالت پہلے ہی بہت خراب تھی مزید تشویش بڑھ گئی ہے۔ تشدد کی اس کارروائی کا مقصد جنرل پرویز مشرف کے اقتدار کی مدت میں عدلیہ کی رکاوٹ کے بغیر مزید 5 سال کا اضافہ کرنا ہے، اس کارروائی کے نتیجے میں اس وقت تک 30 سے زائد ہلاکتیں ہوچکی ہیں۔

خود ساختہ صدر مسٹر مشرف اور ان لوگوں کے درمیان کشمکش جو انصاف کو بامعنی بنانے کیلئے جدوجہد کررہے ہیں اب فیصلہ کن موڑ پر آگئی ہے۔ پاکستانی عوام کو طویل عرصے سے انتہائی منظم انداز میں ان کے بنیادی انسانی حقوق سے محروم رکھا جارہا ہے اور یہ عوام کے بنیادی انسانی حقوق کی پوری جدوجہد میں تشدد کا ایک بدترین واقعہ ہے۔

مقدمات کی منصفانہ سماعت اور عدلیہ کی آزادی ہر مہذب قوم کی بنیاد اور ہر فرد کے پیدائشی حقوق ہوتے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مسٹر مشرف نے گذشتہ روز ایک تقریر میں کہا ''آیئے عدلیہ کو آزاد رہنے دیں، اس پر دباؤ ڈالنا بند کردیں اور فیصلے کا انتظار کریں'' انہوں نے مزید کہا کہ عدلیہ کی آزادی کیلئے آپ کا نعرہ میرا بھی نعرہ ہے۔ جنرل پرویز اب تعاون کی زبان میں بات کررہے ہیں، ان کی جانب سے اس بات کا اعلان کہ ان کے مقاصد بھی وہی ہیں جو احتجاج کرنے والوں کے ہیں دراصل اپنے موقف کو جائز ثابت کرنے کی کوشش کے سوا کچھ نہیں۔ المیہ یہ ہے کہ اس قسم کے الفاظ وہ شخص بول رہا ہے جس نے ایک حاضر سروس چیف جسٹس کو فوجی بیرک میں طلب کیا اور انہیں من مانے انداز میں برطرف کردیا۔ ایک ایسا شخص جس نے اپنے عمل سے ظاہر کیا کہ وہ عدلیہ کی آزادی کا قطعی طور پر احترام نہیں کرتا اب یہ دعویٰ کررہا ہے کہ وہ عدلیہ کی اصلاح کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ موقف میں اس قدر تیز رفتار تبدیلی کا ڈرامہ تو Paul en route Damascus میں بھی دیکھنے میں نہیں آیا تھا۔

اطلاعات جیسے جیسے آتی جارہی ہیں آمر کی جوڑ توڑ اور ہیرا پھیری کی کارستانیاں بے نقاب ہوتی جارہی ہیں۔ اس جنرل کو جس نے اپنی طاقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے عوام کی مرضی کو نظر انداز کرکے اور جمہوریت کو ملک سے باہر پھینک کر اقتدار پر قبضہ کیا تھا اب اس حقیقت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کہ عوام کی جانب سے درگزر کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ یہ جنرل اپنے وفادار گروپوں کو استعمال کرکے عوام کی تحریک میں داخل ہونے کی کوشش کررہا ہے۔ اس قسم کی کوشش میں بھی وہ مبینہ طور پر فوجی افسروں اور مجرموں کو احتجاج کرنے والے لوگوں پر گولیاں

برسانے کیلئے استعمال کر رہا ہے۔انتظامیہ بھی جس کی قیادت یہی شخص کر رہا ہے واضح طور کچھ نہیں کر سکی۔ یہ جنرل بنیادی حقوق کو پامال کرنے کے سلسلے میں اپنی صلاحیتیں ثابت کرنے کیلئے انتہائی چالاکی سے کام لیتے ہوئے لیکن بے ڈھنگے انداز میں سادہ لباس پہن کر عوام کے اجتماع میں نمودار رہوا۔ جنرل نے اپنی تقریر میں نمایاں طور پر اس مملکت اور انتظامیہ کے تذکرے سے ہی گریز نہیں کیا جس کی وہ قیادت کرتا ہے بلکہ اس نے موجودہ بحران میں اپنے کردار کی بھی کوئی بات نہیں کی۔ اس کے بجائے آمر نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی جیسے عوام کا احتجاج دراصل حکومت کے حامیوں اور منصب سے محروم کئے جانے والے جج کے درمیان لڑائی ہے۔ جنرل نے اس بارے میں ایک لفظ تک نہیں کہا کہ ان لوگوں کے خلاف کیا کارروائی کی جائے گی جنہوں نے احتجاج کرنے والے ہجوم پر گولیاں برسائی تھیں۔

پاکستان جیسے ملک میں جہاں نظام قانون اور انصاف پہلے ہی تباہ ہو چکا ہے تشدد کو جنرل کی جانب سے جبر کے زیادہ سخت حربے کے طور پر بہت آسانی سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ بدترین حربہ ہے جو ایک حکمراں استعمال کر سکتا ہے۔ ایک آمر جس نے پاکستان سے باہر املاک خرید کر اپنے لئے ایک محفوظ جنت حاصل کر رکھی ہے علاقے میں میانمار اور نیپال کے حکمرانوں سے مماثلت رکھتا ہے۔ پاکستان میں بسنے والے غریب لوگوں کیلئے تو سب کچھ پاکستان ہی ہے اس سے باہر ان کا کچھ بھی نہیں ہے۔

عوام کو جب ٹوٹنے کی حد سے بھی زیادہ دبا دیا جائے تو وہ جابر حکمرانوں کے خلاف احتجاج میں حق بجانب ہوتے ہیں۔ ہزاروں لوگ ایک ایسے جنرل کے خلاف اپنی بے چینی کا مظاہرہ کرنے کیلئے سڑکوں پر نکل آئے ہیں جو بدستور اقتدار میں رہنے کیلئے مذہب سے لے کر سیکورٹی تک کے تمام دستیاب کارڈ کھیل چکا ہے۔ پاکستانی عوام کو جو اس قسم کے آمر اور اس کے مسلح ہم نواؤں کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں حمایت اور یکجہتی کی ضرورت ہے۔

سول سوسائٹی کی قانونی اور اخلاقی ذمے داری ہے کہ پاکستان میں مدد کیلئے بلند ہونے والی فریاد کا جواب دیا جائے۔ پاکستان میں جدوجہد اب ایک ایسے اہم موڑ پر پہنچ چکی ہے جو قوم کی تقدیر بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ پاکستان میں جمہوریت، عدلیہ کی آزادی، قانون کی حکمرانی اور انسانی حقوق کیلئے جدوجہد کرنے والے عوام مدد کیلئے آواز دے رہے ہیں۔ اب بین الاقوامی برادری کا فرض ہے کہ اس آواز کو سنے اور جواب دے۔

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن مطالبہ کرتا ہے کہ فائرنگ کے واقعے کی فوری طور پر تفتیش کرائی جائے اور مجرموں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ اے ایچ آر سی مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں جمہوریت بحال کی جائے جس کیلئے ضروری ہے کہ جنرل مشرف اقتدار چھوڑ دیں اور فوج بیرکوں میں واپس جائے۔ برطرف کئے گئے چیف جسٹس کو فوری طور پر بحال کیا جائے۔ اقوام متحدہ کے اداروں اور بین الاقوامی برادری کیلئے ضروری ہے کہ وہ پاکستان میں ہلاکتوں، پرامن احتجاج کرنے والوں کے خلاف تشدد اور قانونی عمل کی راہ میں رکاوٹوں کی مذمت کریں۔ ان کی ذمے داری ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنانے کیلئے اصرار کریں کہ ہلاکتوں کی تحقیقات کی جائے اور پاکستان میں جاری تشدد بند کرایا جائے۔

# # #

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن ایک علاقائی غیر سرکاری ادارہ ہے جو ایشیا میں انسانی حقوق کے مسائل پر نظر رکھتا اور رائے عامہ بیدار کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ کمیشن جس کا صدر دفتر ہانگ کانگ میں واقع ہے 1984ء میں قائم ہوا تھا۔

To unsubscribe from this list visit

http://internal.ahrchk.net/phplist/?p=unsubscribe&uid=08e22779d7a7762a56fa93783a2325f4

To update your preferences visit

http://internal.ahrchk.net/phplist/?p=preferences&uid=08e22779d7a7762a56fa93783a2325f4

Asian Human Rights Commission

19/F, Go-Up Commercial Building,

998 Canton Road, Kowloon, Hongkong S.A.R.

Tel: +(852) - 2698-6339 Fax: +(852) - 2698-6367

--

Powered by PHPlist, www.phplist.com --